صفی شکرؔ نے 14 جنوری 1962ء کو ریلوے مشاعرہ ہال، بیلا گڑھ میں اپنی مشہور غزل ’’ریل کی سیٹی‘‘ سنائی تھی

مشاعرے کی صدارت ڈاکٹر عبدالحفیظ نعمانی نے کی، 23 شعرا نے کلام پیش کیا

بیلا گڑھ (نامہ نگار) 14 جنوری 1962ء کی شام ریلوے مشاعرہ ہال، بیلا گڑھ میں ایک ایسا مشاعرہ منعقد ہوا جس کی گونج برسوں تک سنائی دیتی رہی۔ اس مشاعرے میں صفی شکرؔ نے اپنی مشہور غزل ’’ریل کی سیٹی‘‘ سنائی تو سامعین کے بقول ہال کی چھت جیسے اوپر اٹھ گئی۔ مشاعرے کی صدارت ڈاکٹر عبدالحفیظ نعمانی نے کی، جبکہ نظامت کے فرائض شاعر و ادیب رضا مہدی نے انجام دیے۔ مشاعرہ رات 9 بجے شروع ہوا اور صبح 4 بجے تک جاری رہا۔ اس میں 23 شعرا نے کلام پیش کیا۔

صفی شکرؔ کا تعلق ریلوے کالونی، بیلا گڑھ سے تھا۔ وہ ریلوے ورکشاپ میں فٹر کے عہدے پر کام کرتے تھے۔ ان کی غزل ’’ریل کی سیٹی‘‘ کا پس منظر یہ ہے کہ انہوں نے رات کی ڈیوٹی کے دوران ایک بوڑھے مسافر کو دیکھا جو پلیٹ فارم پر بیٹھا اپنے بیٹے کا انتظار کر رہا تھا۔ بیٹا ٹرین سے اترا، مگر باپ کی طبیعت اتنی بگڑ چکی تھی کہ وہ بیٹے کو پہچان نہ سکا۔ صفی شکرؔ نے اسی منظر کو غزل کی صورت دی۔ مطلع اور مقطع دونوں میں ریل کی سیٹی کو استعارہ بنایا گیا ہے۔

مشاعرے کے مہمانِ خصوصی ریلوے کے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ مسٹر ایف۔ ڈی۔ کوٹنا تھے، جنہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ ’’ادب کو دفتری فائلوں سے نکال کر عام آدمی تک لانا ہی اصل خدمت ہے‘‘۔ انہوں نے اعلان کیا کہ ریلوے انتظامیہ آئندہ مشاعرے کے لیے ہال کا کرایہ معاف کرے گی۔ اس اعلان پر حاضرین نے دیر تک تالیاں بجائیں۔ ڈاکٹر عبدالحفیظ نعمانی نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا کہ ’’صفی شکرؔ کے ہاں لفظ کم ہیں، مگر خاموشی بہت بولتی ہے، یہی اس کا کمال ہے‘‘۔

مشاعرے کی کامیابی میں مقامی منتظمین کا بڑا ہاتھ تھا۔ ریلوے اسٹیشن ماسٹر مسز کلارا ڈیسوزا نے مہمانوں کے لیے چائے کا انتظام کیا، جبکہ ریلوے اسکول کے بچوں نے استقبالیہ ڈیوٹی دی۔ مشاعرے کی ویڈیو ریکارڈنگ ریلوے ورکشاپ کے فوٹو گرافر محمد یونس نے کی، جو بعد میں ایک مقامی سی ڈی پر جاری کی گئی۔ اس سی ڈی کی 500 کاپیاں فروخت ہوئیں، جو اس زمانے کے لحاظ سے غیر معمولی تعداد تھی۔

صفی شکرؔ کا انتقال 7 جنوری 1989ء کو ہوا۔ وہ اپنے پیچھے تین مجموعے چھوڑ گئے، جن میں ’’ریل کی سیٹی‘‘ کے عنوان سے ان کی منتخب غزلیں شامل ہیں۔ ان کے بیٹے ناصر شکر نے بتایا کہ والد کی آخری خواہش تھی کہ یہ غزل ان کی قبر پر لکھی جائے، مگر خاندان نے اس پر عمل نہیں کیا۔ تاہم بیلا گڑھ کے ادبی حلقے آج بھی ہر سال 14 جنوری کو اس مشاعرے کی یاد میں نشست منعقد کرتے ہیں۔

ضلع شکرؔ کے 38 مدارس کے طلبہ مضمون و تقریر کے ضلعی مقابلے میں شریک، شیخ کی مضمون نویسی میں پہلی پوزیشن

ضلعی مقابلے 7 جنوری کو ٹاؤن ہال میں ہوں گے، 12 جنوری کو صوبائی سطح پر مقابلہ ہوگا

نامہ نگار خصوصی | 5 جنوری 2026ء

ضلع شکرؔ کے 38 مدارس کے طلبہ مضمون نویسی اور تقریر کے ضلعی مقابلے میں شریک ہوئے۔ مقابلے میں 9 سے 16 سال کی عمر کے 412 طلبہ نے حصہ لیا۔ مقابلے 5 جنوری 2026ء کو گورنمنٹ ہائی اسکول نمبر 2 شکرؔ میں منعقد ہوئے۔ منتظمین کے مطابق مقابلے کا مقصد بچوں میں اردو زبان سے محبت اور اظہار کی صلاحیت کو فروغ دینا ہے۔ مضمون نویسی کا موضوع ’’کتاب اور موبائل: ہمارے بچوں کا مستقبل‘‘ تھا، جبکہ تقریر کے لیے ’’صاف پانی ہر بچے کا حق‘‘ کا عنوان دیا گیا تھا۔

مضمون نویسی کے مقابلے میں گورنمنٹ ہائی اسکول نمبر 2 شکرؔ کی طالبہ عائشہ صدیقہ شیخ نے پہلی پوزیشن حاصل کی۔ انہوں نے 1200 الفاظ پر مشتمل مضمون میں کتاب کے فوائد اور موبائل کے نقصانات پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ دوسری پوزیشن گورنمنٹ گرلز ہائی اسکول نمبر 1 کی حمیرا بتول نے حاصل کی، جبکہ تیسری پوزیشن گورنمنٹ ہائی اسکول نمبر 2 شکرؔ کے محمد عبداللہ کے نام رہی۔ تقریر